# Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II Sem, Paper – 08
7. Title/Heading of e-content : TABSERA AUR TANQEED MAY IMTEYAZ
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

20-10-2020

# تبصرہ اور تنقید میں امتیاز

M.A. II Sem Paber-08

اس سوال کا جواب طوالت اور اختصار، محدود یا غیر محدود دائرہ کار وغیرہ کے حوالے سے نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ تبصرہ چار صفحے کا ہو کر بھی تبصرہ ہی رہے اور تنقیدی مضمون دو ہی صفحے کا ہو لیکن تنقید کہلائے۔ یہاں پر مجتبائے اور اس کی قبیل کے دوسرے تبصرہ نگاروں کا ذکر نہیں ہو رہا ہے جو کتاب کا نام، مصنف کا نام اور دیگر تفصیلات سے قطع نظر اپنے طور سے ایک پورا مضمون لکھ ڈالتے تھے۔ دراصل تبصرے اور تنقیدی مضمون کی روح میں فرق ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ تبصرے کی ایک ہیئت ہوتی ہے، یعنی یہ کہ تبصرہ جس کتاب پر کیا جاتا ہے اس کا نام، پبلشر، سائز، قیمت، صفحات، گٹ اپ وغیرہ تمام تفصیلات اس میں درج ہوتی ہیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ تبصرہ نگار کا رویہ نقاد کے رویے سے مختلف ہوتا ہے۔ سب سے پہلا فرق تو یہ ہے کہ تبصرہ نگار کا مخاطب بہت فوری اور سامنے کا قاری ہوتا ہے۔ تبصرہ اس لیے نہیں لکھا جاتا کہ آج سے دس سال بعد کا قاری پڑھے گا، تبصرہ اس لیے لکھا جاتا ہے کہ جو قاری اس وقت موجود ہے اسے کتاب سے متعارف کیا جائے۔ تنقیدی مضمون کا آج بھی قاری ہوتا ہے اور کل کا بھی۔ لہٰذا اس میں ایسے فیصلے اور رائے دینے سے احتراز کیا جاتا ہے جن کی درستگی Validity آئندہ زمانے میں مشکوک ہو سکے یا ہو جائے۔ مثلاً بانگ درا پر تنقید لکھنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب ناکام ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ اقبال کی شاعری ناکام

ہوگیا یا ختم ہو چکی ہے۔ اس کے برخلاف مبصر، مبصر بانگ درا کو ناکام کتاب کہہ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اقبال کی شاعری میں دم نہیں رہا۔ تبصرہ ایک لمحاتی اور فوری چیز ہوتی ہے۔ تنقید ایک مستقل اور پائدار تحریر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تبصرہ وقت گزرنے کے بعد نہیں پڑھا جا سکتا ہے۔ یقیناً پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا اولین مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسے فوراً پڑھا جائے۔ اس کے پڑھنے والے وہ لوگ ہوں جو مصنف کے اپنے عہد میں اچھے ہیں جو مصنف کو عصری ماحول کے تناظر میں دیکھ سکتے ہوں۔ اچھے تبصرے بہت دیر تک زندہ رہتے ہیں اور رہے ہیں، لیکن یہ اتفاقی امر ہے۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ تبصرہ نگار اپنے موضوع کے ساتھ ایک انتہائی ذاتی اور تاثراتی رشتہ رکھتا ہے۔ کتاب پڑھتے وقت اسے اس بات سے زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی کہ مصنف کے ذاتی حالات کیا ہیں، وہ کیا محرکات ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تخلیق کی ہے۔ اس کا ذوق کتاب کے Gestalt سے زیادہ ہوتا ہے یعنی منظری تفصیلات سے کم۔ تنقید، محرکات و عوامل، اصل الاصول تخلیق کی گہرائیوں سے بحث کرتی ہے۔ تبصرہ خود تخلیق زیر بحث کے زیر اثر پیدا ہونے والے ذاتی ردعمل تک محدود رہتا ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II sem, Paper-08
Title/Heading of E-content: TABSERA AUR TANQEED MAY IMTEYAZ
Whats app. No. 9431632576